مطبُوعات

تذکرۂ سلیمانی | تالیف : جناب غلام محمد صاحب بی ۔ اے عثمانیہ ۔ ناشر : ادارۂ مجلس علمی ۔ کراچی ۔ صفحات ۶۴۶ ۔ قیمت مجلّد سات روپے آٹھ آنے ۔

کسی شخصیت کی عظمت کو پرکھنے کے لیے عام طور پر پانچ اصول پیشِ نظر رکھے جاتے ہیں ۔ ایک یہ کہ وہ کسی ایسے آئیڈیل کی محبت میں سرشار ہو جس سے انسانیت کی فلاح وابستہ ہو ۔ اس ضمن میں اگر وہ انسانوں سے محبت بھی کرے تو اُن سے مادّی فوائد و لذائذ حاصل کرنے کے لیے نہیں بلکہ صرف اس لیے کہ اُن انسانوں میں اُس کے پسندیدہ اصول جلوہ گر ہیں ۔ پھر آئیڈیل سے محبت بھی کسی وقتی جوش اور ہیجان کا نتیجہ نہ ہو بلکہ وہ سوچ سمجھ کر دل و دماغ کو اچھی طرح استعمال کرنے کے بعد اُس سے لگن پیدا کرے ۔ اس کے علاوہ وہ جس نصب العین کو اپنانے کا دعویدار ہے اُس کی سربلندی اور سرفرازی کے لیے وہ مسلسل اور پیہم جدو جہد بھی کرتا رہے ۔ ان اصولوں پر جب ہم مولانا سید سلیمان ندوی علیہ الرحمہ کو پرکھتے ہیں تو انہیں واقعی ایک عظیم الشان پاتے ہیں ۔ خدا کے اس پاکباز بندے نے پوری زندگی کو خدمتِ اسلام کے لیے وقف کیا اور اس سلسلہ میں ایسے عظیم الشان کام سرانجام دیئے جنہیں مسلمان کبھی فراموش نہیں کر سکتے اسے مولانا مرحوم کی نیک بختی کے علاوہ اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ جس نیک اور مقدس کام پر مولانا شبلی کا اختتام ہوا اس سے علامہ سید سلیمان مرحوم نے آغاز کیا ۔ یوں تو علم کا کوئی ایسا میدان نہیں جس میں انہوں نے گوہر نہ لٹاتے ہوں ، مگر حضور سرورِ کائنات کی حیاتِ طیبہ کو جس اچھے انداز میں انہوں نے قلم بند کیا ہے وہ اُن کا علمی شاہکار ہے ۔ اور یہی خدمت تنہا انہیں زندہ رکھنے کے لیے کافی ہے ۔ وہ وسعتِ مطالعہ ، ذوقِ تحقیق ، دقتِ نظر،

اور علم و فضل میں اپنے استاد کے صحیح جانشین تھے۔ اُن کا قلم نرم رو اور نیک خرام تھا۔ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی علیہ الرحمۃ کی بیعت کے بعد اُن کے مزاج میں نمایاں تبدیلی پیدا ہو گئی۔

جناب غلام محمد صاحب پوری اُمت کی طرف سے شکریہ کے مستحق ہیں کہ انھوں نے اس عظیم شخصیت کی زندگی کے مختلف ادوار کا جائزہ لیا ہے، ان کے روحانی ارتقاء کی داستان بیان کی ہے اور اُن کے علمی کمالات کو بڑے اچھے اور دلنشین الفاظ میں بیان کیا ہے۔ پوری کتاب بڑی دلچسپ اور مفید ہے۔ تبصرہ نگار کو مطالعہ کے دوران میں البتہ ایک چیز ضرور کھٹکی ہے جس سے بعض مقامات پر احساس مجروح ہوتا ہے۔ مولانا آزاد اور مولانا سید سلیمان (اللہ تعالیٰ ان کی قبروں کو نور سے بھر دے) دونوں دین کے مخلص خادم تھے۔ ان کی رائے سے تو اختلاف ہو سکتا ہے مگر ان کی نیت میں کسی قسم کا کوئی شبہ نہیں کیا جا سکتا۔ ان دونوں کے آپس میں جو مخلصانہ تعلقات تھے انہیں دنیا جانتی ہے اس لیے ان کے عقیدتمندوں کو زبان یا قلم سے کوئی ایسی بات نہ نکالنی چاہیے جس سے شکوک اور بدگمانیوں کو راہ پانے کا موقع ملے۔ ص۵۱ پر ذیل کی عبارت کتاب کے عام مزاج سے ہٹی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔

"الہلال پر نام چونکہ مولانا آزاد کا ہوتا تھا اس لیے بہت سوں کو پتہ بھی نہ چل سکا کہ الہلال کس کی کرامت سے بدر کامل بن گیا ہے مگر جب ایک سال کی رفاقت کے بعد بعض وجوہ سے یہ صاحب کرامت ہستی بے تعلق ہو گئی تو جو بدر تھا وہ ہلال بھی نہ رہ سکا۔ محاق بن گیا۔ مولانا آزاد گھبرا گئے۔"

سید سلیمان ندوی چونکہ ایک مخلص خادم دین تھے اس لیے ہمیں یقین ہے کہ انہیں اپنے نام کے چھپنے یا نہ چھپنے سے کوئی دلچسپی نہ ہوتی ہوگی۔ ان باتوں کا خیال تو دنیا دار قسم کے لوگ رکھتے ہیں اور وہ ان چیزوں سے بہرحال بلند تھے۔ اس بنا پر مناسب یہی ہے

کہ اس قسم کی بحثوں کو اٹھا کر اب تلخیاں نہ پیدا کی جائیں۔

عائلی کمیشن کی رپورٹ پر تبصرہ | از مولانا امین احسن اصلاحی صاحب۔ شائع کردہ: ملک برادرز تاجران کتب، کارخانہ بازار، لائل پور۔ قیمت قسم اول۔ تین روپے۔ قسم دوم دو روپے ۲۵ نئے پیسے۔ صفحات ۱۶۸۔

زیر تبصرہ کتاب میں اُس عائلی کمیشن کی رپورٹ پر مفصل تبصرہ کیا گیا ہے جو پاکستان کی مرکزی حکومت نے ۱۹۵۵ء میں مسلمانوں کے عائلی مسائل و قوانین کا جائزہ لینے اور اُن کے بارے میں تجاویز و سفارشات پیش کرنے کے لیے قائم کیا تھا۔ اس فاضلانہ تصنیف کے مطالعہ کے بعد یہ محسوس ہوتا ہے کہ یہ صرف ایک رپورٹ پر تبصرہ ہی نہیں بلکہ اسلام کے ازدواجی و عائلی مسائل پر ایک سیر حاصل بحث ہے۔ جس میں ان مسائل سے متعلق تمام نئے شبہات کا ازالہ کر دیا گیا ہے اور تمام پرانی بے اعتدالیوں کی بھی اصلاح کر دی گئی ہے۔ مولانا امین احسن اصلاحی کا یہ تبصرہ بڑا جاندار اور فکر انگیز ہے۔ ہم اس کے مطالعہ کی پُر زور سفارش کرتے ہیں۔

ماہنامہ "افکارِ نو" لاہور | مدیر: پروفیسر محمد ارشد خان بھٹی۔ مقامِ اشاعت: ۲ بیگم روڈ لاہور۔ سالانہ چندہ چھ روپے فی پرچہ ۵۰ نئے پیسے۔

اخلاقی اور دینی انحطاط کے اس دور میں تعمیری اور اصلاحی ادب کا کوئی رسالہ نکالنا اور اسے جاری رکھنا بڑی جان جوکھوں کا کام ہے۔ ماہنامہ "افکارِ نو" کے ارباب بست و کشاد مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے ان حوصلہ شکن حالات میں یہ جرأت کی ہے۔ فاضل مدیر نے علمی مقالات، معلوماتی مضامین، نظموں اور غزلوں کو اس طرح ترتیب دیا ہے کہ یہ صحتمند اور تعمیری ادب کا ایک حسین گلدستہ بن گیا ہے۔ آخر میں بچوں کی دلچسپی کے لیے ایک بزم اطفال بھی سجائی گئی ہے۔ اس قسم کے اصلاحی پرچوں کی سرپرستی کرنا ہم سب کا فرض ہے۔